KIM-1, FARMAN 7-16 (2)

Farman-7

اب ہم تمہیں عبادت کافرمان فرماتےہیں۔ ہمیشہ خُدا کی عبادت کرنا۔ ہر پل، ہر لمحہ خدا کو یاد کرنا چاہیۓ، بھُولنا نہیں چاہیے۔ اگر تم بُھول گئے ہو اور غافل ہو گئے ہو تو ہم تمہیں یاد دلاتے ہیں کہ کس طرح عبادت کرنی چاہیئے؟

عبادت بندگی کرو گےتوبہشت میں جاؤ گے۔

عبادت بندگی کے گھر میں عبادت کی باتیں کریں یا پیغمبر کی تعریف کریں، اسکےعلاوہ دوسری باتیں ہوں توگھر پر کریں۔

خُداوند تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ:- اَطِیعوا اللّٰہ وَ اَطِیعوا الرّسول و اولی الاّ مِر مِنکم۔ یعنی خُداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ اطاعت کرو اللّٰہ کی، اطاعت کرو پیغمبر کی اور اطاعت کرو پیغمبر کے جانشین کی۔

Farman 8 حضرت موسیٰ کی قوم میں ایک ایماندار عورت تھی۔اسکے لئے تین جگہ سے رشتے آئے۔ ان میں سے ایک ایماندار تھا اور دو آدمی بغیر ایمان کے تھے۔ اس عورت نے ایماندار آدمی کا رشتہ قبول کیا اور باقی دوکو انکار کر دیا۔ جس کی وجہ سے ان دونوں نے اپنے دل میں حسد رکھ کر، اُس ایماندار شخص کو مار ڈالا۔حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ، تم ایک گائے کا خون، مرنے والے پر چھڑکو گے تو وہ زندہ ہو جائیگا۔ تب انہوں نے عرض کی کہ بوڑھی گائے لے کر آئیں یا جوان؟

حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ، نہ بوڑھی نہ جوان ۔ "انہوں نے پھر عرض کی کہ اسکا رنگ کیسا ہو، سفید یا سُرخ؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا، نہ سفید نہ سُرخ۔" ان لوگوں نے دوبارہ پوچھا کہ کیا اس گائے کے جسم پر دھبے ہونے چاہیئیں؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ، ہاں، اسکی پیشانی پرایک نشان ہونا چاہیئے۔

اس شہر میں ایک ایماندار شخص رہتا تھا۔ اسکے پاس دھبہ دار گائے تھی۔

دونوں نے گائے کی قیمت دی اور گائے کو لے گئے۔ انہوں نے گائے کو کاٹ کر، مرنے والے پر چھڑکا۔ اس طرح مرنے والا زندہ ہو گیا اور کہنے لگاکہ، ان دونوں نے مجھے مار ڈالا تھا۔ اس پر ان دونوں کو مار دیا گیا۔

جب بھی فرمان ہو تب، اسکے بارے میں دوبارہ پوچھنا واجب نہیں۔ اگر ہم تمہیں فرمائیں کہ دُعا نہیں پڑھو، تو تمہیں دُعا نہیں پڑھنی چاہیے ۔ ہم فرمائیں کہ، یہ کام ثواب کا ہے، تو اسکے لئے دوبارہ نہ پوچھیں کہ، کیسا ثواب ہوگا؟ کوئی بھی فرمان ہو تو اس کے مطابق عمل کرے۔ فرمائے ہوئے فرمان کے بارے میں دوبارہ پوچھنے کا سبب یہ ہے کہ، پوچھنے والا سمجھتا ہے کہ، میں کیسا ہوشیار ہوں، ایسی مغروری کرتا ہے۔

پھر مولا نے فرمایا کہ، اگر وہ گائے کو، پہلے فرمان کے مطابق لے آئے ہوتے، تو کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن باربار پوچھ کر دُکھی ہوئے۔ خانہ وادان "

Farman 9

" سب گناہوں سے یہ گناہ بڑا ہے۔اگرچہ دیکھنے میں چھوٹا نظر آتا ہے، لیکن سب گناہوں سے یہ گناہ بڑا ہے، اسی طرح خراب ہے۔ آج تمہیں فرمان فرماتے ہیں، اسکے تین مقاصد ہیں۔

پہلا یہ کہ ہم تمہارے پیر مُرشد ہیں۔ اس لئے ہم پر واجب ہے کہ ہم تمہیں فرمائیں اور نصیحت کریں۔ تم ہمارے مُرید ہو، اس لئے تم پر واجب ہے کہ جو فرامین ہم تمہیں فرماتے ہیں، تم اُن فرامین پر چلو۔

دوسرا مقصد یہ ہے کہ ہم تمہیں دوست کی طرح فرماتے ہیں.

تیسرا مقصد یہ ہے کہ جو شخص فرمان سُنتا ہے، اور اس پر عمل نہیں کرتا، یعنی کان سے سُنتا ہے، لیکن قبول نہیں کرتا، انکے لئے فرماتے ہیں:

ہم تمہیں فرماتے ہیں کہ خراب سے خراب گناہ، یہ شراب پینا ہے۔ اس لئے تم دُور رہنا۔

جن کو بیماری میں بہت تکلیف ہو اور حکیم یا ڈاکٹر بہت ہوشیار ہو اور اچھے سے اچھا ہو، اور ایسا کہے کہ صرف یہی پانی(شراب) پینے سے ہی بیماری دور ہوگی تب پینا

چاہیئے، اور اس میں گناہ نہیں اور حرام نہیں۔ تھوڑی بیماری ہو اور پیئے تو یہ واجب نہیں ہے۔

Farman 10

دُنیا میں کوئی راجا یا پھر بڑا انگریز یا ہندو ہو، جب کوئی اسکے پاس جاتا ہے، تو بہت سمجھداری سے اچھے خیالات کے ساتھ جاتا ہے. اُسوقت اپنے آپ کو بہت چھوٹا سمجھ کر چلتا ہے اور جُھک کر بات کرتا ہے، تاکہ اُسکو اور اپنے آپ کو اچھا لگے، اس طرح چلتا اور بات کرتا ہے۔ جب وہ کسی بڑے کے پاس جانے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو اُسی میں ہی اپنا دھیان رکھتا ہے اور دل میں ایسی سوچ کے ساتھ دھیان کر کے جاتا ہے کہ میں ایک دل ہو کر جاؤں اور نظر بھی اُسکی باتوں میں اسکے سامنے ہو۔ یعنی وہ ایسا نہ سمجھے کہ یہ میری باتوں میں دھیان نہیں دیتا۔ اس لئے نظر بھی اسکے سامنے رکھتا ہے ۔ اس طرح ہوشیاری سے جاتا ہے اور وہ جو بات کرتا ہے، اسی میں ہی دھیان ہوتا ہے، کہ ایسا نہ ہو کہ میرا دھیان اسکی باتوں سے ہٹ جائے اور اسکو بُرا لگے.

اب راجا کی بات چھوڑ دو۔ لیکن جب راجا کے پاس اس طرح سے جاتے ہو تو رانی کے پاس کس طرح جانا چاہیئے، اسکے بارے میں تم خود سوچو۔ اب تم خیال کرو کہ جب دُنیا کے لوگوں کے پاس اس طرح سے جاتے ہو تو خُدا جو سب سے بڑا ہے، اسکے پاس کس طرح سے جانا چاہیئے؟ جو کوئی عبادت بندگی کے وقت آتا ہے، یعنی خُدا کے پاس جاتا ہے، ایسا ہوا، خُدا تو اپنے بندوں کو اور پوری خلقت کو دیکھتا ہےمگر انسان

اُسے نہیں دیکھ سکتا؛ کیونکه، اسکے آگے پردہ ہے۔ جب آگے پردہ ہو تب خود کس طرح دیکھ سکے؟ جب وہ خُدا کو نہیں دیکھ سکتا تب اسکے خیالات خُدا کی طرف رہ نہیں سکتے؛ کیونکه، وہ خُدا کو نہیں دیکھتا۔ اس وجه سے اسکا دھیان خُدا کی طرف رہ نہیں سکتا۔ لیکن دھیان رکھو که، جب تم خُدا کی بندگی کرتے ہو، تب تم اس بندگی کے وقت خُدا کے ساتھ باتیں کرتے ہو۔ ظاہری میں تم اپنی آنکھوں سے خُدا کو دیکھ نہیں سکتے ہو، لیکن باتیں تو تم خُدا کے ساتھ کرتے ہو. جس سے پته چلتا ہے که جب خُدا کے حضور میں جو جائے، تب بہت خوشحال اور خوش ہو کر جائے۔ اس طرح که خُدا اس پر راضی ہو، اس طرح سے خوش ہو کر جائے۔

Farman 11

مولا مُرتضیٰ علیؑ کے پاس سفان ابنِ عقل نام کا ایک آدمی آیا اور عرض کی که, یا مولا! میں آپکے دوستوں میں سے ایک دوست ہوں، لیکن مجھ سے بہت بڑے گناہ ہوئے ہیں۔ آپ ان گناہوں کی مجھے سزا دیں تو میں آخرت کے عذاب سے چھوٹ جاؤں۔

جب اُس شخص نے اپنے کئے ہوئے گناہ ظاہر کئے، تب مولا مُرتضیٰ علیؑ نے فرمایا:۔ "تیرے گناہ ایسے ہیں که یا تو تجھے دیوار میں چُنوا کر مار ڈالوں یا تمہیں ذُوالفقار سے مار ڈالوں یا آگ میں جلاؤں، تب تیری نجات ہوگی۔ اس لئے اب تم

خود کہو کہ تمہارا دل کس طرح کی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہے؟" تب اس شخص نے کہا کہ، مجھے آگ میں جلائیں؟

جب سفان کو لکڑیوں میں کھڑا کر کے آگ جلائی گئی، تب آگ نے اُن پر کوئی اثر نہیں کیا۔

اسکے بعد امام نے فرمایا:- "الحمدللّٰہ، تم بھی امیرُ المومنین مُرتضیٰ علیؑ کے دوست ہو، اسلئے تم پر بھی آگ اثر نہیں کرے گی۔ لیکن وہ دوست تھا تو دل سے تھا، فقط نام کا دوست نہیں تھا، اس لئے تم بھی محض نام کے دوست نہیں کہلواؤ، بلکہ دل سے دوست بنو، اگر دل سے دوست بنو گے تو تمہیں بھی آگ اثر نہیں کرے گی۔ جب تم تہیہ کر کے، دل سے دوست بنو گے، تب ایسا مرتبہ تمہیں ملے گا۔

دیکھو، سلمان فارسی بھی تم جیسا آدی تھا، وہ کوئی اور نہیں تھا۔ سلمان کے لئے پیغمبر فرماتے تھے کہ"ہمشائے سلمان" یعنی سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔ تب سلمان نے کتنی عبادت کی ہوگی؟ اور کس طرح مولا مُرتضیٰ علیؑ کو پہچانا ہوگا؟

ایسے دوسرے بھی بہت سے ہو گزرے ہیں، وہ بھی تم جیسے آدمی تھے۔ انہوں نے کس طرح مولا کو پہچانا ہوگا کہ جس کی وجہ سے اس مرتبہ تک پہنچے ہیں۔ انشاء اللّٰہ، تم بھی مُرتضیٰ علیؑ کے دوست ہو، اسلئے برابر تہیہ کر کے، ان جیسے بنو، تو تمہیں بھی اُن جیسا مرتبہ ملے اور ان جیسی، تمہاری تعریف ہو۔ خانہ وادان۔

12 Farman

"ایک مرتبہ حضرت نبی محمّد مصطفیٰ صلعم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اُسوقت حضرت جبرائیلؑ ایک آیت لے کر آئے اور کہا کہ، یا رسول اللہ! خُداوند عالمین نے فرمایا ہے کہ، اس آیت کو وہاں جاکر سنائیں، جہاں بُرے سے بُرے لوگ رہتے ہوں۔ اُس آیت کو لے کر جب آدھے راستے میں پہنچے، تب نبی محمّد نے ایک شخص کو فرمایا کہ، اُس صحابی کو میرے پاس دوبارہ بُلا لاؤ۔" تب وہ شخص، اُس صحابی کو آدھے راستے سے بُلا لایا۔

نبی صاحب نے اُس صحابی سے وہ آیت لے کر، مولا مُرتضیٰ علیؑ کو دے کر فرمایا کہ، آپ یہ آیت لے کر، جہاں خراب سے خراب لوگ رہتے ہیں، انکو سُنائیں۔ "اُسوقت وہاں پر بہت سے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے پیغمبر سے دریافت کیا کہ، یا رسول اللہ! آپ نے پہلے ایک صحابی کو آیت دے کر ، بُرے لوگوں کو سُنانے کے لئے بھیجا تھا، لیکن انکو واپس بُلا کر، اس سے آیت لے کر، مولا مُرتضیٰ علیؑ کو عنایت کی، اسکی کیا وجہ ہے؟ "پیغمبر نے فرمایا کہ، مجھے خُدا کا ایسا حکم ہُوا کہ اُس صحابی کو میں تو جانتا ہوں، لیکن وہ مجھے نہیں جانتا۔

مولا مُرتضیٰ علیؑ کو آیت دینے کی وجہ یہ ہے کہ مُرتضیٰ علیؑ خُدا کو پہچانتے ہیں اور خُدا تعالیٰ بھی مُرتضیٰ علیؑ کو پہچانتے ہیں۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ ہماری آل میں سے ہیں، اس طرح مُرتضیٰ علیؑ ہم میں سے ہیں اور ہم مُرتضیٰ علیؑ میں سے ہیں۔

خُدا بھی مُرتضیٰ علیؑ پر راضی ہے اور مُرتضیٰ علیؑ بھی خُدا پر راضی ہیں، اس لئے میں نے یہ آیت مُر تضیٰ علیؑ کو عنایت کی۔"

اسکے بعد امام نے فرمایا:- انشاءاللّٰہ تم مولا مُرتضیٰ علیؑ کو پہچانتے ہو اور مُرتضیٰ علیؑ تمہیں پہچانتے ہیں ، جس سے، انشاءاللّٰہ، مُرتضیٰ علیؑ کے ساتھ تم حوضِ کوثر پر ہو گے اور مُرتضیٰ علّی ، حوض کوثر کا پانی تمھیں پلائیں گے۔ خانہ و ادان۔ "

Farman 13

نبی محمّد مصطفیٰ صلعم، آخری حج کرنے کے لئے گئے۔ اور جب حج کر کے واپس آ رہے تھے، تب آدھے راستے پر "غدیر خم" کے مقام پر آئے. اُسوقت جو آگے چلے گئے تھے اور جو پیچھے رہ گئے تھے، قافلے کے سب افراد بھی وہاں جمع ہوئے۔حضرت نبی محمّد مصطفیٰ صلعم نے ان سب کو فرمایا کہ، اب ہمارا آخری وقت نزدیک ہے، یعنی اب ہم اس دُنیا میں تھوڑے دنوں کے لئے ہیں، اس لئے تمھیں فرماتے ہیں کہ آج تک خُدا کے جتنے بھی فرامین ہوئے تھے، وہ تمام احکامات کو ہم نے سچ کہہ کر سُنائے ہیں۔ یہ بات سچ ہے یا نہیں، وہ تم ہمیں بتاؤ؟ تب سب لوگوں نے کہا کہ، ہاں، آپ نے اللّٰہ تعالیٰ کے تمام فرامین ہمیں سُنائے ہیں۔

اسکے بعد امام نے فرمایا:- "اس حدیث کو سُنی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ حدیث سُنی کی لکھی ہوئی ہے۔ زہرا نام کا

سُنی، جو بڑا قابل تھا، یہ حدیث اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے، جو ہم تمہیں فرماتے ہیں۔ پیغمبرؑ نے فرمایا کہ، ہم تمہارے پیغمبر تھے، کیا تم ایسی گواہی دو گے؟ تب لوگوں نے کہا کہ، برحق، آپ ہمارے پیغمبر تھے، ہم اسکی گواہی دیں گے۔" پیغمبر نے فرمایا، ہم بھی گواہی دیتے ہیں کہ ہم آپکے پیغمبر ہیں اور خُداوند عالمین نے ہمیں تم پر پیغمبر بنا کر بھیجا ہے. اسکے بعد پیغمبر نے فرمایا کہ "ہم ہمارے پیچھے دو بھاری چیزیں چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ دونوں چیزیں قیامت تک ساتھ رہیں گی اور حوضِ کوثر تک ساتھ رہیں گی۔"

پیغمبر نے فرمایا کہ "وہ دونوں چیزیں کونسی ہیں؟ ایک تو ہماری آل- جانشین ہے اور دوسری چیز قرآن ہے۔ یہ دونوں چیزیں قیامت تک ساتھ رہیں گی اور حوضِ کوثر تک ساتھ رہیں گی۔" نبی محمّد مصطفیٰ صلعم نے اُس وقت حضرت مولا مُرتضیٰ علیؑ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر سب لوگوں کو فرمایا کہ، ہمارے بعد، ہمارے جانشین مولا مُرتضیٰ علیؑ ہیں۔ جو کوئی مُرتضیٰ علیؑ کے ساتھ محبت رکھے گا، وہ وہاں، مُرتضیٰ علیؑ کے ساتھ حوضِ کوثر تک ہمیشہ ساتھ رہے گا۔ "

امام سلطان محمّد شاہؑ نے اُسوقت دو پہاڑوں کے نام لے کر فرمایا :- "جتنا ان دو پہاڑوں کے درمیان فاصلہ ہے، اتنی بڑی حوضِ کوثر ہے۔ "پھر مولا نے فرمایا :- "حوضِ کوثر کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ایسی چیزیں ہیں اور ایسی چمکتی ہیں اور انکی روشنی ایسی ہوتی ہے، جس طرح

آسمان میں ستارے چمکتے ہیں۔ جس طرح آسمان کے چاروں طرف ستارے چمکتے ہیں۔ اسی طرح حوضِ کوثر کے چاروں طرف ستارے ہیں اور وہ چمکتے ہیں اور روشنی ہوتی ہے۔"

اسکے بعد امام نے فرمایا:- "اسکے بعد پیغمبر نے انکو فرمایا کہ"ہم ہمارے جانشین اور وصی، مُرتضیٰ علٰی کو تمہارے اوپر مقرر کر کے جاتے ہیں۔ اسکی تم خُدا کے پاس گواہی دینا کہ ہم مُرتضیٰ علیؑ کو تمہارا وصی مقرر کر گئے تھے۔ لوگوں نے کہا، بے شک، ہم گواہی دیں گے اور تسلیم کریں گے کہ آپ ہم پر مُرتضیٰ علیؑ کو اپنا وصی مقرر کر گئے ہیں۔"

اُس وقت پیغمبر نے مولا مُرتضیٰ علیؑ کے دونوں ہاتھ پکڑ کے کھڑا کر کے فرمایا:- " ہم خُدا کے رسول ہیں اور مولا علیؑ ہمارے وصی ہیں۔ جس کے ہم مولا ہیں، اسکے علیؑ مولا ہیں۔" پیغمبر نے فرمایا کہ "تم تسلیم کرنا اور خُدا کے پاس گواہی دینا۔" اُس وقت سب لوگوں نے قبول کیا۔

پیغمبر اور مولا مُرتضیٰ علٰی وہاں سے اپنے مکان پر تشریف لائے۔ وہاں ایک عرب، ابراہیم ابن حارث نامی شخص رہتا تھا، جو بڑا آدمی تھا۔ اسکو غدیرخم میں ہونے والی بات کا علم ہوا تو وہ اپنے مکان سے اونٹ پر بیٹھ کر پیغمبر کے پاس آیا اور آپ س کہا کہ آپ نے خُدا کے جو فرامین سُنائے، انکی گواہی دینے کے لئے ہم سے کہا، جس کو ہم نےقبول کیا کہ آپ سچے ہیں۔

پھر وہ عرب رسول اللہ سے کہنے لگا کہ، آپ نے ہمیں فرمایا کہ خُداوند تعالیٰ نے تمہیں نماز پڑھنے کے لئے فرمایا ہے، ہم نے وہ فرمان بھی قبول کیا۔ اور آپ نے یہ سچ فرمایا تھا۔ اسکے بعد آپ نے ہمیں روزے کے لئے فرمان فرمایا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ سچا فرمان ہے۔ ہم نے اس فرمان کو بھی قبول کیا۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ زکواۃ دینا یعنی خمس دینا۔ آپ نے وہ بھی سچ فرمایا اور ہم نے قبول کیا۔ اسکے بعد آپ نے حج کے لئے فرمان کیا۔ وہ بھی آپ نے حق فرمایا، جس کو ہم نے قبول کیا۔

اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی آپ کو تسلی نہ ہوئی اور ہم پر بوجھ رکھ کر جاتے ہیں۔ اور اپنے چچا کے فرزند کو ہم پر مولا مقرر کر کے جاتے ہیں۔ اس عرب نے کہا کہ آپ اپنے چچا کے فرزند علیؑ کی ذمہ داری، ہمیں سونپ کرجاتے ہیں، تو کیا آپ کو خُدا کا حکم ہے؟ یا اپنی مرضی سے اپنے چچا کے بیٹے کو سونپ کر جاتے ہیں؟ "تب پیغمبر محمّد مصطفی نے فرمایا:-" ہم خُدا کے حکم کے بغیر ایک کام بھی نہیں کرتے اور خُدا کے حکم بغیر ہم ذرا بھی نہیں بولتے۔" تب وہ عرب اونٹ پر سوار ہو کر چلا گیا۔ اُس وقت وہ بہت غصے میں تھا۔ راستے میں چلتے چلتے، غصے میں خُدا سے کہنے لگا کہ، یا خدا! اگر تُو نے پیغمبر سے، مُرتضیٰ علیؑ کو ہم پر مقرر کرنے کا فرمان کیا ہے، تو اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم پر پتھروں کی بارش برسا۔ اسکو برداشت کرنے کے لئے میں راضی ہوں۔"

امام نے فرمایا کہ، اسی وقت آسمان سے ایک پتھر، اُس عرب کے اوپر گرا، جس سے وہ جہنم رسید ہوا۔

اسکے بعد امام نے فرمایا:۔ "قیامت میں مولا مُرتضیٰ علیؑ تمہاری شفاعت کرنے والے ہونگے اور تمہارا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بہشت میں لے جائیں گے اور جو مومن ہوگا، اسے حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے۔ انشاءاللہ۔ خانہ وادان۔ "

Farman 16

ایک بادشاہ شکار کرنے کے لئے جنگل میں گیا۔ اس نے راستے میں ایک حکیم کو دیکھا۔ حکیم یعنی ڈاکٹر نہیں، بلکہ وہ ایک درویش تھا۔ وہ درویش ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ درویش اپنا گھر بار چھوڑ کر، خُدا کی محبت میں جنگل میں بیٹھا تھا۔ بادشاہ کی ملاقات، درویش سے ہوئی، اور درویش اور بادشاہ، دُنیا کی باتیں کرنے لگے۔ درویش نے کہا کہ، دُنیا کی مثال ایسی ہے، جس طرح ایک مست ہاتھی، کسی آدمی پر حملہ کرتا ہے۔ وہ آدمی اپنی جان بچانے کے لئے ایک درخت پر چڑھ جاتا ہے۔ مست ہاتھی، درخت کے تنے کو ہِلا رہا ہے۔ درخت کو ہِلانے کی وجہ سے، اُس آدمی کا پاؤں، درخت کی شاخ سے پھسل جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ درخت کی شاخوں پر لٹک رہا ہے۔ درخت کو ہِلانے کی وجہ سے، شاخ میں موجود، شہد کے چھتے میں سے شہد کے قطرے، اُس شخص کے منہ میں ٹپک رہے ہیں۔ دوسری طرف سفید اور کالے دو چوہے، اس شاخ کو کاٹ رہے ہیں، جس کو وہ شخص پکڑ کر لٹک رہا ہے۔ نیچے ایک بڑا کنواں ہے، جس میں اژدھا ہے،

جس کے منہ سے آگ نکل رہی ہے۔ اس طرح اسکے چاروں طرف خطرہ ہونے کے باوجود، شہد کے چھتے سے ٹپکنے والے شہد کے مزے کو نہ چھوڑ سکنے کی وجہ سے، اپنا بچاؤ کرنا بھی بُھول جاتا ہے۔ آخر کار، کالے اور سفید چوہے، اُس شاخ کو کاٹ ڈالتے ہیں اور وہ آدمی کنوئیں میں رہنے والے اژدھے کے منہ میں جا گِرتا ہے۔" درویش نے جب یہ بات ختم کی، تب بادشاہ نے اسکا مطلب پوچھا۔ درویش نے جواب میں کہا کہ، شہد سے مراد، عورت، اولاد اور دُنیا کا مال وغیرہ ہے۔ کنواں اور اژدھا سے مراد، دوزخ ہے۔ کالے اور سفید چوہے سے مراد، رات اور دن ہیں۔ بادشاہ کو یہ بات بہت اچھی لگی۔"

اسکے بعد مولا نے فرمایا:- "دُنیا میں تین قسم کے لوگ ہیں۔" مولا نے اسکی مثال دیتے ہوئے فرمایا:- پہلے بہت پیسے والے۔ دوسرے کم پیسے والے۔ تیسرے غریب یعنی بغیر پیسے والے۔

جب پیسے والا، پیسے والے کے گھر جاتا ہے، تب اسکی بہت خاطر مدارت کرتا ہے اور عزت آبرو کے ساتھ آؤ بھگت کرتا ہے۔

دوسرا جو کم پیسے والا ہے، وہ اُس بہت پیسے والے کے گھر جاتا ہے تو وہ، اس جیسی خاطر مدارات نہیں کرتا، مطلب تھوڑی کرتا ہے۔

جب غریب، پیسے والے کے گھر جاتا ہے، تو وہ اس غریب کو گھر میں آنے نہیں دیتا۔ یہ تینوں دوست تھے۔ اس میں سے جو بہت پیسے والا تھا، وہ غریب ہو گیا، تب اسکے کچھ

گناہوں کی وجه سے بادشاہ نے اسکو لکڑیوں سے مارنے کا حکم دیا۔ تب اس نے معافی مانگی اور عرض کی که مجھے نہیں مارو۔ اب یه شخص جو غریب ہو گیا ہے، وہ مدد مانگنے کے لئے پیسے والے کے پاس جاتا ہے، لیکن وہ پیسے والا، اسکو سیدھا جواب نہیں دیتا اور کہنے لگا که، بادشاہ کے سامنے میری ایک نہیں چلے گی۔

اب یه غریب دوسرے کم پیسے والے کے پاس گیا تو اُس نے بھی کہا که مجھ سے مدد نہیں ہو سکتی۔ آخر کار وہ اس غریب دوست کے پاس گیا اور کہا که، مجھ سے تمہاری کوئی خاطر تواضع نہیں ہو سکی، پھر بھی مہربانی کر کے بادشاہ کے پاس جاکر، ضامن بن کر مجھے چھڑوا لو۔ وہ غریب دوست، بادشاہ کے پاس جاکر، سمجھا کر، اسکا ضامن بنا اور اسکو چھڑایا۔ " بادشاہ نے حکیم سے پوچھا که، اس حکایت کا کیا مطلب ہے؟ تب حکیم نے بتایا که، جس کو گنہگار کی حیثیت سے بادشاہ کے پاس جانا پڑا، وہ انسان ہے۔ جس پیسے والے کی خاطر تواضع کرتا تھا وہ دُنیا کی دولت ہے، جس کے پیچھے وہ خوار ہُوا ہے۔ جس غریب آدمی نے اسکو چھڑایا، وہ خُدا کی عبادت ہے۔"

اسکے بعد مولا نے فرمایا:- دُنیا میں عبادت کرنے والے بہت کم ہیں۔ عبادت نه کرنے والوں سے پوچھا جائے گا۔ لوگ پیسے میں مدہوش ہوکر جماعت خانے نہیں جاتے، بہت سے لوگ، دولت زیادہ مانگتے ہیں، مگر جماعت خانے کم جاتے ہیں۔

دُنیا میں ہمیشہ تین سو تیرہ (۳۱۳) مومن ہوتے ہیں۔ اگر یہ تین سو تیرہ افراد نہ ہوں تو دُنیا نہیں چل سکے۔

انصاف سے جواب دو کہ تم اولاد مانگتے ہو اور جماعت خانے سے محبت کیوں نہیں کرتے؟ تم دولت کو بھی عبادت سے بھی زیادہ چاہتے ہو؟

اسکے بعد مولا نے فرمایا:- جب نفسا نفسی ہوگی تب اولاد، دولت کچھ بھی کام نہیں آئے گی۔ عبادت کام آئیگی۔ جب بڑا بادشاہ خُدا حساب لے گا، تب کچھ کام نہیں آئے گا۔

"جو درویش ہے، وہ بندگی کرتا ہے اور بیوپار بھی کرتا ہے۔"

اسکے بعد امام نے فرمایا:. حضرت امام زین العابدین دوپہر کے وقت ایک باغ میں گئے اور تاکید فرمائی کہ، مقررہ قیمت پر پھل بیچنا اور کم قیمت پر نہیں بیچنا۔ لیکن امامؑ بذات خود، اپنی مرضی سے بیچتے تھے۔ کم قیمت سے بھی بیچتے تھے اور کبھی تو بیچتے بھی نہیں تھے۔

خُداوند عالمین نے تمہارے لئے چوبیس گھنٹے پیدا کئے ہیں، اُس میں سے ڈیڑھ دو گھنٹے عبادت کرو۔ ہمیں یقین ہے کہ، اب تم عشق اور محبت سے جماعت خانے آؤگے۔ "امامؑ نے مثال دے کر فرمایا:- "تمہاری اولاد میں سے کوئی باہر گیا ہو اور وہ آئے، تب تم کس طرح ملنے کے لئے جاتے ہو؟ اس سے بھی زیادہ محبت سے تم جماعت خانے آؤ۔

انشاءاللہ! پہلے تم آخرت کے کام کرو، دُنیا تو بہت ملے گی۔

تم ہمارے پاس آکر کہتے ہو کہ، ہمیں آخرت کی بڑائی ملے، لیکن تم دُنیا نہ چھوڑو، تو پھر کس طرح ملے؟ اپنا دل دُنیا میں نہیں لگانا، عبادت میں لگانا۔ حق کی روٹی وہ ہے کہ اپنی روٹی کھائے اور آخرت کو یاد کرے اور بھول نہیں جائے۔

عبادت کر کے خُدا کو پہچانو۔